THE SCHOLAR
Islamic Academic Research Journal
ISSN: 2413-7480(Print) 2617-4308 (Online)
DOI:10.29370/siarj
Journal home page: http://siarj.com

متن قرآنی سے متعلق مغربی منصوبہ جات میں قرآنیکا کی اہمیت: تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ

SIGNIFICANCE OF CORANICA AMONG THE WESTERN QURANIC PROJECTS: AN ANALYTICAL STUDY

Muhammad Samiullah

Assistant Professor, Department of Islamic Thought and Civilization, University of Management and Technology, Lahore, Pakistan

Email: muhammad.samiullah@umt.edu.pk

ORCID ID: https://orcid.org/0000-0002-0998-0549

To cite this article:
Samiullah, Muhammad. "SIGNIFICANCE OF CORANICA AMONG THE WESTERN QURANIC PROJECTS." The Scholar-Islamic Academic Research Journal 8, No. 1 (June 23, 2022).

To link to this article: https://doi.org/10.29370/siarj/issue14urduar2

Journal	The Scholar Islamic Academic Research Journal Vol. 8, No. 1 || January –June 2022 || P. 12-39
Publisher	Research Gateway Society
DOI:	10.29370/siarj/issue14urduar2
URL:	https://doi.org/10.29370/siarj/ issue14urduar2
License:	Copyright c 2017 NC-SA 4.0
Journal homepage	www.siarj.com
Published online:	2022-06-23

متن قرآنی سے متعلق مغربی منصوبہ جات میں قرآنیکا کی اہمیت : تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ

SIGNIFICANCE OF CORANICA AMONG THE WESTERN QURANIC PROJECTS: AN ANALYTICAL STUDY

Muhammad Samiullah

ABSTRACT:

To date, knowledge of the textual history of the Qur'an has relied primarily on the Arabo-Islamic tradition. The study of material evidence, which should contribute to understanding the historical development of the canonization of the text, form the first part of the Coranica project. The Coranica project gives priority to an empirical approach, contributing to the history of the Qur'anic text based primarily on material evidence, distributed chronologically, and less on the data of the Arabo-Islamic tradition. As part of its empirical approach, Coranica aims to take into account current developments and the latest discoveries. These include continuing and amplifying the research on older written witnesses of the Qur'an, a field of study that lay dormant until the 1980s and was revived by the discoveries of Sanaa, and other well-known collections, such as those of St. Petersburg or Istanbul. Coranica provides a platform for cooperation between those in the fields of antiquity and Islamic studies. The project brings together researchers from various disciplines from Germany, France, England, Austria and Italy. Coranica began in 2011 and is directed by Christian Robin and François Deroche (AIBL, Paris) and Michael Marx and Angelika Neuwirth (BBAW, Berlin). In this paper, the introduction and the details of the project are given for the urdu-natives with critical analysis of the project components theoretically.

KEYWORDS: Coranica, Qur'anic text, Christian Robin, Carbonization of Quran, Quran manuscripts.

کلیدی الفاظ: قرآنیکا، متن قرآن، کرسٹن روبن، کاربوڈیٹنگ، قرآنی مخطوط، مغربی منصوبہ جات

تعارف:

عہدِ حاضر کے کسی غیر مسلم محقق کیلئے، جو تجربے اور مشاہدے پر علم کی بنیاد رکھتا ہے، کتابِ حکمت کے دو نمایاں خصائص؛ قرآن مجید کا کلام اللہ ہونا اور قرآن مجید کا ہر طرح کی تحریف سے محفوظ ہونا، کو تسلیم کرنا مشکل امر ہے بالخصوص اول الذکر یعنی اس کے کلام اللہ ہونے کو کیونکہ اس کی تصدیق دستیاب ذرائع علم بشمول حواسِ خمسہ سے ممکن نہیں البتہ آخر الذکر یعنی قرآنِ عزیز کا ہر قسم کی تحریف و ترمیم سے پاک ہونا ایک قابل تصدیق امر ہے اگر متنِ قرآن کی اولین صورت دستیاب ہو۔ اہلِ مغرب بالخصوص مستشرقین قرآنِ مجید کے کلام اللہ ہونے کی تردید تو ہمیشہ سے کرتے آرہے ہیں اور اس کے لیے ان کے دلائل تاریخی حقائق سے متناقص اور منطقی لحاظ سے کمزور ہونے کے باوجود مغرب کے لادین اور بظاہر عقل پرست معاشرے میں مقبول رہے ہیں۔ مستشرقین کی یہ سعیِ ابطال عموماً انفرادی سطح پر ہی نظر آتی رہی ہے تاہم ماضی قریب میں ایک نیا رجحان نمودار ہوا ہے اور وہ ہے اسلام بالخصوص قرآن پر استشراقی حلقوں کی ادارہ جاتی تحقیق اور ابھی تک اس کا موضوع ہے متنِ قرآنی کی تاریخ اور صحت کو دستیاب شواہد کی بنیاد پر پرکھنا۔ اس سلسلہ میں جرمنی اور فرانس میں متعدد تحقیقی منصوبہ جات جاری ہیں یا حال ہی میں مکمل ہوئے ہیں جبکہ ایک منصوبہ اٹلی میں بھی شروع ہوا تھا لیکن بوجوہ یہ اپنے تمام مطلوبہ اہداف حاصل کرنے سے پہلے ہی ختم ہو گیا اور اس کی دریافتیں اور دستاویزی مواد جرمنی میں جاری منصوبے کارپس قرآنیکم کے سپرد ہو چکے ہیں۔ ان منصوبہ جات کا مختصر خاکہ حسب ذیل ہے:

نمبر شمار	عنوان منصوبہ	کیفیت	سرپرست ادارے
1	اَمری(Amari)	تکمیل شدہ	متعلقہ معلومات دستیاب نہیں۔
2	قرآنیکا (Coranica)	تکمیل شدہ	برلن برانڈنبرگ اکیڈمی آف سائنسز یعنی BBAW(جرمنی) اکیڈمی آف انسکرپشنز اینڈ بیلز۔لیٹرز (فرانس)
3	پیلیو قرآن (Paleocoran)	تکمیل شدہ	DFGاور BBAW(جرمنی) ANRاور College de

			France(فرانس)
4	ایران قرآن (Iran Coran)	تکمیل شدہ	وفاقی وزارتِ تعلیم و تحقیق جرمنی اور BBAW
5	کارپس قرآنیکم (Corpus Coranicum)	زیر تکمیل	برلن برانڈنبرگ اکیڈمی آف سائنسز (جرمنی)

چاروں تکمیل شدہ منصوبے دراصل آخرالذکر منصوبے یعنی "کارپس قرآنیکم" کے ذیلی منصوبے ہی ہیں کیونکہ ان تمام منصوبوں کے تحقیقی نتائج اور دریافتیں براہِ راست یا بالواسطہ "کارپس قرآنیکم" کیلئے معلوماتی ذخیرہ بن چکے ہیں۔ مزید برآں اہداف کی وسعت اور منہج کی پیچیدگی کے اعتبار سے بھی "کارپس" ایک بڑا منصوبہ ہے ان تمام عوامل کا لحاظ کرتے ہوئے چاروں تکمیل شدہ منصوبوں میں "قرآنیکا" کا تعارف اس مقالہ کا موضوع ہے۔ تاہم مناسب معلوم ہوتا ہے کہ منصوبہ جات کے تعارف اور قرآنیکا منصوبہ کی تفصیل سے قبل، ان کے سرپرست اداروں اور منصوبوں کی دستاویزات میں استعمال ہوئے دقیق تصورات وسائنسی ترکیبات کا مختصر تعارف پیش کردیاجائے۔

1.1 تحقیقی منصوبہ جات کے سرپرست ادارے

مغرب میں ماضی قریب میں شروع ہوئے زیادہ تر تحقیقی منصوبہ جات کا تعلق جرمنی اور فرانس سے ہے۔ دونوں ممالک کے ان تحقیقی اداروں کا مختصر تعارف ان سطور میں پیش کیا جارہا ہے جو مذکورہ منصوبہ جات کی سرپرستی کررہے ہیں۔

1.1.1 برلن برانڈنبرگ اکیڈمی آف سائنسز اینڈ ہیومینیٹیز

(Berlin Brandenburg Academy of Sciences and Humanities)

جرمن زبان میں اس ادارے کا نام ہے Berlin Brandenbergische Academie der Wissenschaften یا مختصراً BBAW یہ ادارہ مختلف علوم کے ممتاز ماہرین کی شراکت کے نتیجہ میں وجود میں آیا اور یہ اپنے تشخص اور منسلک ماہرین کے غیر معمولی علم کے سبب درپیش معاصر مسائل کا حل تلاش کرنے کیلئے فیصلہ سازوں اور عامتہ الناس کی راہنمائی کرتا ہے۔ مزید برآں اس ادارے کا ایک مقصد طویل مدتی بنیادی تحقیق

منصوبہ جات کی معاونت اور رابطہ کاری کے ساتھ ساتھ مختلف شعبوں کے ماہرین کے درمیان مکالمہ کو فروغ دینا بھی ہے۔[1]

مذکورہ ادارہ اپنے موجودہ نام سے 1992ء میں جرمنی کی دو ریاستوں برلن اور برانڈنبرگ کے درمیان ایک معاہدہ کے نتیجہ میں وجود میں آیا اگرچہ اس ادارہ کی تاریخ تین صدیوں پر محیط ہے۔ اس عرصہ میں یہ ادارہ مختلف ناموں سے پہچانا جاتا رہا لیکن مختلف شناختوں کے باوجود اس کے مقاصد میں یکسانیت اور یکسوئی برقرار رہی اور بنیادی مقصد رہا ہے ایسا تحقیقی ماحول پیدا کرنا جس میں سائنسی اور بشری علوم ایک دوسرے کے مدو معاون ہوں اور اس ادارہ کا یہ ایسا امتیازی پہلو تھا جسے بعد میں دیگر یورپی ممالک میں بھی اپنایا گیا۔[2]

اس ادارہ کا صدر دفتر جرمنی کے دارالحکومت برلن میں واقع ہے اور مزید دو ذیلی دفاتر برلن اور اس کے مضافات میں واقع ہیں۔ یہ ادارہ جرمنی کی آٹھ اکیڈیمیوں پر مشتمل ایک اتحاد کا حصہ بھی ہے جس کو درکار مالی وسائل جرمنی کی وفاقی حکومت اور تمام صوبائی حکومتیں مساوی طور پر مہیا کرتی ہیں۔ 2021ء میں اس اتحاد کے زیر سایہ 7 کروڑ 8 لاکھ یورو (تقریباً تیرہ ارب روپے) کی لاگت سے 132 منصوبہ جات پر کام جاری ہے۔[3] اس کے علاوہ برلن برانڈنبرگ اکیڈمی کے انفرادی مالی وسائل دونوں سرپرست صوبائی حکومتیں یعنی برلن اور برانڈنبرگ مساوی بنیادوں پر مہیا کرتی ہیں نیز مختلف نجی ادارے بھی اس اکیڈیمی کے زیر سایہ کام کرنے والے محققین کو مالی معاونت فراہم کرتے رہتے ہیں۔

اس ادارہ کے ارکان کا انتخاب ان کے اپنے مخصوص شعبہ میں غیر معمولی مہارت کی بنیاد پر ہوتا ہے اس وقت اس ادارہ کے اراکین کی تعداد 300 کے قریب ہے۔ ماضی میں اس ادارہ کے اراکین میں نمایاں ترین نام آئن سٹائن (Albert Einstein)، میکس پلنک (Max Planck)، لیزے میتنر (Lise Meitner) اور تھیوڈور مومسن (Theodor Mommsen) ہیں۔[4] پہلے تینوں افراد طبیعات کے انتہائی ممتاز ماہرین جبکہ

(1) “ The Academy”, BBAW, accessed June 23, 2021, www.bbaw.de/en/the-academy
(2) ibid.
(3) “ Academies Programme” Union of the Academies, accessed June 23, 2021, https://www.akademienunion.de/en/research/the-academies-programme
(4) “ The Academy”, BBAW, accessed June 23, 2021, www.bbaw.de/die-akademie

چوتھا علمِ تاریخ اور آثارِ قدیمہ کا ماہر تھا۔اس ادارہ میں کام کرنے والے کل وقتی اور جزوقتی ملازمین کی تعداد 250 کے قریب ہے۔[5] اس ادارہ کے ساتھ منسلک ماہرین اب تک مختلف شعبوں میں 80 نوبل انعام حاصل کرچکے ہیں۔[6]

مختلف شعبوں میں تحقیق کرنے والے محققین کی حوصلہ افزائی کیلئے یہ ادارہ آٹھ انعامات سے نوازتا ہے جن میں سے کچھ سال بعد اور کچھ دو سال بعد دیئے جاتے ہیں۔انعامات کی کل مالیت ایک لاکھ چوبیس ہزار یورو (تقریباً دو کروڑ چالیس لاکھ روپے) ہے[7] زیادہ تر انعامات نوجوان محققین کیلئے مخصوص ہیں۔

1.1.2 تحقیقی منصوبہ جات

یہ ادارہ اب تک مختلف شعبوں میں بے شمار منصوبے مکمل کرچکا ہے۔جاری منصوبوں کے ضمن میں بھی اس وقت 23 طویل مدتی تحقیقی منصوبہ جات کے ساتھ اس ادارہ کو ماسوا جامعات سب سے بڑے تحقیقی ادارے کا مرتبہ حاصل ہو چکا ہے۔ان منصوبہ جات میں جرمن اور غیر ملکی زبانوں کی ضخیم لغات، عہد عتیق (800 ق م تا 500ء)، ازمنہ وسطیٰ (501ء تا 1500ء) اور دورِ جدید کے متفرق متون اور مآخذ کے تاریخی و تنقیدی نسخہ جات کی تیاری، متنوع سائنسی شعبہ جات کی شاہکار تصانیف کی تلخیص و تالیف اور دیگر دستاویزات کی تدوین شامل ہے۔اس ادارہ کے زیر انتظام حال ہی میں مکمل ہوئے اور ہنوز جاری منصوبوں میں سے نمائندہ منصوبے یہ ہیں۔[8]

- IRANCORAN
- CORANICA
- CORPUS CORANICUM
- PALEOCORA

last edited on February 18, , _Sciences_and_humanitiesn.wikipedia.or/wiki/Berlin_Brandenburg_Academy_ofe)[5](2021

akademie-www.bbaw.de/die“ The Academy”, BBAW, accessed June 23, 2021,)[6](

([7])" The Academy: Awards", BBAW, accessed June 23, 2021, www.bbaw.de/die-akademie/auszeichnungen

([8])“Research: Academy Projects” BBAW, accessed June 23, 2021, www.bbaw.de/forschung/akademienvorhaben

- Corpus Inscriptionum Latinarum (رومی سلطنت کی لاطینی زبان میں لکھی ہوئی تمام قدیم کندہ کاریوں کو منظم طریقے سے یکجا کر کے شائع کرنا)۔
- Inscriptiones Graecae(یورپ کی یونانی زبان میں لکھی ہوئی تمام قدیم کندہ کاریوں کو یکجا کر کے مدون کرنا)
- The Dictionary of Ancient Egyption (مصر کی 3000 سالہ تاریخ پر محیط قدیم زبان کی لغات کی انٹرنیٹ پر دستیابی کو یقینی بنانا)
- TELOTA (The Electronic Life of the Academy)(ادارہ سے منسلک مختلف علوم و فنون کے ماہرین کے مابین تبادلہ معلومات کیلئے کمپیوٹر اور انٹرنیٹ پر مبنی ذریعۂ ابلاغ کی تشکیل۔
- The Future of Medicine: Good Health for all(صحتِ عامہ اور تحفظِ صحت کے حوالہ سے شعبۂ طب کے آئندہ لائحہ عمل کی نشاندہی بالخصوص بیماریوں کے خلاف حفظِ ماتقدم پر توجہ دینا)
- Responsibility: Machine Learning & Artifial Intelligence(کمپیوٹر اور مصنوعی ذہانت کے فروغ کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے اخلاقی اور قانونی ذمہ داری کے مسائل کا حل تلاش کرنا)

1.3.1 قرآنیکا منصوبہ(Coranica)

Coranica ہسپانوی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے "قرآن سے متعلق"

اس منصوبہ کا اجمالی احوال درجِ ذیل ہے:

آغاز: 2011ء

اختتام: 2014ء

انتظامی ومالی سرپرستی: BBAW جرمنی اور AIBL (فرانس)

ناظمین: BBAW سے مائیکل مارکس اور اینجلیکا نیورتھ (Angelika Neuwirth)

AIBL سے کرسچین رابن اور فرانسوا ڈیووش

ذریعۂ معلومات: اس منصوبہ نے اپنی آزادانہ تحقیق کے علاوہ پہلے سے جاری آمری منصوبہ کی دریافتوں سے بھی استفادہ کیا۔

اس منصوبہ کے محققین میں سے کرسچین رابن اور فرانسوا ڈیووش آمری منصوبہ کے ساتھ بھی منسلک رہے تھے۔ ان کے علاوہ مائیکل جوزف مارکس (Michael Joseph Marx)[9] اور اینجلیکا نیورتھ (Angelika Neuwirth)[10] اس منصوبہ کے مرکزی محققین رہے۔ ان کے علاوہ ڈینیئل پوٹھیسٹ (Daniel Potthast)[11]، لیونوراسونیگو (Leonora Sonego)[12]، ارسلا بسیس (Ursula Basees)[13] بھی اس منصوبہ کے مرکزی محققین ہیں۔

---

[9] مائیکل کا تعلق جرمنی سے ہے۔ اس نے برلن، بون، تہران اور پیرس سے تعلیم حاصل کی۔ اسکا تخصص مشرقی اور سامی زبانیں نیز ادبیات ولسانیات ہے۔ وہ 2007ء سے برلن برانڈنبرگ اکیڈمی آف سائنسز کے شعبہ "کارپس قرآنیکم" کے ناظم کے طور پر کام کر رہا ہے۔ "کارپس قرآنیکم" دراصل ایک تحقیقی منصوبہ ہے جو مائیکل نے اینجلیکا نیورتھ اور نکولائی سینائی (Nicolai Sinai) کے ساتھ مل کر 2005ء میں شروع کیا۔ مائیکل نے برانڈنبرگ اکیڈمی کے شعبہ "ٹیلوٹا" (The electronic Life of the Academy) کے تعاون سے "کارپس قرآنیکم" نامی آن لائن اشاعتی نظام بھی تشکیل دیا ہے اور ان دنوں وہ قدیم قرآنی مخطوطات کی آن لائن فہرست کا مدیر اعلیٰ بھی ہے۔ قرآنیکا اور کارپس قرآنیکم کے علاوہ وہ ایک اور تحقیقی منصوبے "پیلیو قرآن" کے ساتھ بھی منسلک رہا ہے۔ ملاحظہ ہو:
"The Academy: Employees: Michael Joseph Marx: To Person", BBAW, accessed June 26, 2021, bbaw.de/die-akademie/mitarbeiterinnen-mitarbeiter/marx-michael/zur-person

(10) اینجلیکا کا تعلق بھی جرمنی سے ہے۔ اس نے برلن، تہران، میونخ اور یروشلم کی جامعات سے تعلیم حاصل کی اور جرمنی کے دارالحکومت برلن میں واقع فری یونیورسٹی (Freie University) میں علوم القرآن کی پروفیسر ہے۔ قرآن سے متعلق متعدد کتب ومقالہ جات تحریر کر چکی ہے۔ اس کا شمار نسبتاً معتدل اور متوازن فکر کے حامل مستشرقین میں ہوتا ہے۔ "قرآنیکا" کے علاوہ "کارپس قرآنیکم" منصوبہ کے ساتھ بھی منسلک ہے۔
"Angelika Neuwirth", Wikipedia, last edited June 25, 2021, en.wikipedia.org/wiki/angelika-Newirth

(11) ڈینیئل نے 2011ء میں Dr. Phil کی ڈگری حاصل کی اور اس وقت لڈوگ میکسی میلن یونیورسٹی میونخ (Ludwig Maximillans Universitat) میں قرونِ وسطیٰ کے شعبۂ عربی وعلوم اسلامیہ میں تحقیق وتدریس میں مصروف ہے۔

1.3.2.1 Coranica منصوبہ کے اغراض ومقاصد

اس کے منتظمین نے منصوبہ کیلئے "سیاقِ متن"(Context for the text)کا تعارفی جملہ استعمال کیا ہے جس سے ان کے اغراض ومقاصد کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے کہ وہ متنِ قرآنی کو کس نظر سے دیکھتے ہیں۔اس منصوبہ کی ویب سائٹ پر منصوبہ کے جو اغراض ومقاصد درج کئے گئے ہیں وہ حسب ذیل ہیں:

- اس منصوبہ کا پہلا مقصد یہ تھا کہ متنِ قرآنی کی تاریخ سے آگاہی کیلئے قرآن کے قدیم مخطوطات جو عموماً مختلف جسامت کے پارچہ جات کی شکل میں ملتے ہیں ان کو ایک فہرست بنا کر منظم طریقے سے ترتیب دیا جائے اور پھر ان کا تجزیہ کیا جائے۔ان مادی شواہد کے مطالعہ سے متنِ قرآنی کو نص قرار دینے کے تاریخی عمل کے ارتقائی مراحل کو سمجھنے میں مدد ملے گی۔(14)
- اس منصوبہ کا دوسرا مقصد یہ تھا کہ حضرت محمدؐ کے عہد میں عرب میں متداول مذاہب اور لکھی یا بولی جانے والی زبانوں کو دستاویزی شکل دی جائے اور ان کے لُغتِ قرآن پر ممکنہ اثرات کا تجزیہ کیا جائے۔(15)

مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان روابط، دسویں سے بارھویں صدی عیسوی کے دوران اندلسی عیسائیوں کے مذہبی ادب اور مغربی بحیرہ روم کے ممالک کے درمیان مکتوبات کے تبادلہ پر متعدد مقالہ جات تحریر کر چکا ہے۔ان دنوں چودھویں صدی عیسوی میں مسلم اور لاطینی بادشاہتوں کے درمیان سفارتی تبادلوں پر تحقیق میں مصروف ہے۔

Ibid, P.XVI

(12) میونخ کے شعبۂ عربی وعلوم اسلامیہ میں(Ludwig Maximillans Universitat)لڈوگ میکسیملن یونیورسٹی کے ساتھ(database)معاون تحقیق کار کی حیثیت سے کام کر رہی ہے اور 2010ء سے عربی بردی مخطوطات کے ذخیرۂ حقائق منسلک ہے۔اس کی دلچسپی کا خاص موضوع قانونی دستاویزات کی ساخت اور اثر انگیزی ہے۔

Ibid, P.XVI

(13) میں 2015ء ارسلانے Dr. Phil کی ڈگری حاصل کی اور ان دنوں یونیورسٹی آف کیمبرج لندن کے وولفسن کالج میں جزوقتی معاون تحقیق کار کی حیثیت سے کام کر رہی ہے۔وہ علمِ حدیث کے ابتدائی عہد اور بردی اوراق پر رقم متون کی ترسیل پر تحقیق کر رہی ہے جس کے لئے آسٹریا کے سائنس فنڈ نے مالی معاونت فراہم کی ہے۔اسکی دلچسپی کے موضوعات میں عربی بردی متون، قرونِ وسطیٰ کے عربی مخطوطات اور عالمِ عرب میں سحر واعتقادِ شائع شامل ہیں۔

Ibid, P.XV

(14) "Documenta Coranica" Coranica, accessed June 29, 2021, www.coranica.de /documenta-coranica-en

(15)" Glossarium Coranicum", Coranica, accessed June 29, 2021, www.coranica.de/glossarium-coranicum-en

1.3.2.2 منہج تحقیق[16]

اس منصوبہ کی ویب سائٹ پر دستیاب مواد کا مطالعہ کرنے سے اس طریقہ سے آگاہی ہو جاتی ہے جو منصوبہ میں شریک محققین نے اپنایا۔اس طریقہ کے خدوخال کو اس طرح بیان کیا جاسکتا ہے۔

- قرآنیکا منصوبہ کے منتظمین کا دعوی ہے کہ عربی اور اسلامی روایت پر تکیہ کرنے کی بجائے مشاہدے اور تجربے کو بروئے کار لاتے ہوئے مادی شواہد بلحاظِ ترتیبِ زمانی کی بنیاد پر متنِ قرآنی کی تاریخ بیان کرنے میں اپنا حصہ ڈالا جائے۔
- اپنے اس مشاہداتی اور تجرباتی طریقہ کار کے ایک جزو کے طور پر قرآنیکا نے تازہ ترین دریافتوں پر توجہ دیتے ہوئے قدیم قرآنی نسخوں پر تحقیق کو مزید وسعت دی۔
- قرآنیکا منصوبہ کا ایک جزو Computatio Radicarbonica کے نام سے تشکیل دیا گیا جس کے تحت قرآن پاک کے قدیم ترین مخطو طات کے عہد کا تعین کرنے کیلئے علمِ تحاریرِ قدیمہ (Paleography) کے علاوہ سائنسی طریقوں مثلاً Radiocarbon Dating سے بھی مدد لی گئی۔اس طریقہ کار کے تحت مختلف تجربہ گاہوں کے نتائج کا موازنہ کرنے کے بعد ان کے تعین کردہ ظنی عہد اور مشرق وسطیٰ کے علاقائی تناظر کا لحاظ رکھتے ہوئے ان نتائج میں تطبیق قائم کی گئی۔
- چونکہ تمام قدیم قرآنی مخطوطات چمڑے پر لکھے گئے تھے لہذا ان قرآنی مخطوطات کا اسی عہد اور اسی خطے کے غیر قرآنی متون جو کہ زیادہ تر سریانی اور یونانی زبانوں میں ہیں کے ساتھ موازنہ کیا گیا ایسی دستاویزات کا انتخاب 550ء سے 750ء کے توسیعی عرصہ میں سے کیا گیا جس کا فائدہ یہ ہوا کہ طریقہ کار میں موجود خامیوں کا بھی ادراک ہوتا گیا۔
- مخطوطات کا انتخاب اس طرح سے کیا گیا کہ خطِ حجازی میں لکھے گئے ان معروف مخطوطات کا ایک نمائندہ نمونہ تیار ہو جائے جنھیں قرآن کی قدیم ترین تحریری شہادتیں سمجھا جاتا ہے اور ان کی حضرت محمدؐ سے زمانی قربت آج بھی زیر بحث ہے۔

---

(16)Coranica, accessed June 30, 2021, http://www.coranica.de/front-page-en

- قبل ازیں یہ ہوتا آیا تھا کہ صرف چند واقعات میں ہی ایسے مخطوطات کا سائنسی تجزیہ کیا جاتا تھا لہذا ایسے تجزیہ کا دائرہ اثر محدود تھا۔ اس نئے تجزیاتی انتظام کی ساخت اور کثیر تعداد میں مخطوطات کے تجزیہ کے سبب ایک ایسا ذخیرہ حقائق (database) وجود میں آ گیا جو آئندہ تحقیقات کیلئے درست بنیاد فراہم کرے گا۔

1.3.2.3 Glossarium Coranicum یعنی قرآن کے غیر عربی الفاظ کی فہرست:

قرآنیکا منصوبہ کا پہلا حصہ تو تاریخ قرآن کے تعین کیلئے مادی شواہد یعنی قدیم مخطوطات کی سائنسی طریقہ سے جانچ پڑتال سے متعلق ہے لیکن اس کا دوسرا حصہ جسے Glossarium Coranicum کا نام دیا گیا تھا اور اس کا اردو میں مطلب ہے "قرآن کے غیر عربی یا عجمی الفاظ کی فہرست "اس کے تحت نزولِ قرآن کے لسانی اور تہذیبی ماحول کے ساتھ قرآن کے اس تعلق پر توجہ مرکوز کی گئی جو اس کے متن اور لغت سے ظاہر ہوتا ہے Glossarium لاطینی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے ایسے وضاحت طلب الفاظ کی فہرست جو متروک ہوں، قدیم ہوں یا کسی دوسری زبان سے ماخوذ ہوں۔[17] قرآنیکا کے اس جزو کی جو تفصیل منصوبہ کی ویب سائٹ پر دستیاب ہے اس کے مطابق منصوبہ کے محققین کی روایتی مشاہدہ کی بنا پر یہ رائے ہے کہ قرآن نے اواخر عہد عتیق کے مشرقِ وسطیٰ کی مختلف زبانوں سے الفاظ مستعار لئے جن میں عبرانی، سریانی، فارسی، یونانی، لاطینی اور سابعی شامل ہیں۔ اس لسانیاتی جانکاری کی بنیاد آرتھر جیفری کی تصنیف "The Foreign Vocabulary of the Quran" یعنی "قرآن کی بدیسی فرہنگ" نے رکھی۔ اگر جیفری کی مرتب کردہ مستعار ترکیبات کی فہرست بشمول لسانی مصادر کی شناخت مجموعی طور پر درست قرار پاتی ہے تو اس استعارہ کے عہد اور اسلوب کو طے کرنے میں نمایاں پیش رفت ہو سکتی ہے۔[18]

اسی سلسلہ میں منصوبہ کے محققین کا یہ بھی کہنا ہے کہ حِمیری اور اقسومی کتبات کے ضمن میں گزشتہ نصف صدی کے دوران اہم دریافتیں ہوئی ہیں اور ان کی وجہ سے کچھ مستعار الفاظ کی ترتیبِ زمانی یکسر تبدیل ہو گی ہے۔ اب ہم جانتے ہیں کہ "صلوۃ" اور "زکوٰۃ" جیسی اہم اصطلاحات طلوعِ اسلام سے دو سو سال سے بھی زیادہ عرصہ قبل کے حِمیرائی

---

(17) "Glossarium", Wordsense, accessed June 30, 2021, https://www.wordsense.eu/glossarium/

(18)" Glossarium Coranicum", Coranica

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 8, No. 1 || January –June 2022 || P. 12-39
https://doi.org/10.29370/siarj/issue14urduar2

کتبوں میں استعمال ہو رہی تھیں۔ عمومی طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ متن سے متعلق نئی شہادتیں سامنے آنے اور مخطوطات کا نئے انداز سے تجزیہ کرنے کی صلاحیت حاصل ہونے کے بعد یہ ضروری ہو گیا ہے کہ کسی اصطلاح کو مستعار قرار دینے کا جو معیار جیفری نے طے کیا تھا اس پر نظر ثانی کی جائے۔اس نظر ثانی کا نتیجہ یہ ہو گا کہ جیفری کی مذکورہ تصنیف کی از سر نو اشاعت کا اہتمام کیا جائے۔(19)

منصوبہ کے محققین کی رائے ہے کہ لسانی تبادلے کا تجزیہ کرنے کیلئے یہ ضروری ہوتا ہے کہ ایسی زبانوں پر توجہ دی جائے جن کے درمیان کوئی رابطہ رہا ہو۔ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ تحقیق کاروں نے قدیم عربی زبان کی ابتدا کے متعلق اپنی دلچسپی کا مرکز صرف ان معلومات کو بنائے رکھا جو عربی اور اسلامی روایات میں دستیاب تھیں۔ قرآنیکا اس بات کی کھوج لگائے گا کہ طلوعِ اسلام کے زمانی ماحول کے جزیرہ نمائے عرب کے کتبے اور کندہ کاریاں اس وقت کی لسانی صورتحال کے متعلق ہمیں کیا آگاہی دیتی ہیں۔ قدیم دنیا کے زیادہ علاقوں کی طرح خطہ ٔ عرب میں بھی لسانی یکسانیت ناپید تھی۔اس جزیرہ نما کے جنوب میں کچھ بولیاں ایسی تھیں جو اگرچہ سامی الاصل تھیں لیکن انکا عربی کے ساتھ دور کا بھی تعلق نہیں تھا۔ دوسری طرف ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اس خطے کے مشرقی اور شمالی کناروں پر کچھ قطعات میں ارمانی بولی جاتی تھی۔Glossarium Coranicum کا مقصد یہ ہے کہ قبل از اسلام کے خطہ ٔ عرب کا ایک لسانی نقشہ تیار کیا جائے۔ مزید برآں یہ منصوبہ حِمیری اور شمال مغربی عرب کے کتبوں کی مدد سے اس بات کا تخمینہ لگائے گا کہ خطہ ٔ عرب کے جنوبی اور مغربی علاقوں میں لسانی ہم آہنگی کس درجہ پر تھی۔(20)

قرآنیکا منصوبہ کے محققین اپنے تئیں ایک اہم سوال اٹھاتے ہیں کہ آیا 350ء اور 560ء کے درمیان صحرائے عرب کے زیادہ تر حصے پر حکومت کرنے والی حِمیری قوم اور عربوں کے درمیان کوئی باہمی مفاہمت ممکن تھی اور شاعری، مباحثوں اور الہامی پیشگوئیوں کیلئے کسی مشترک زبان کی موجودگی کے کیا امکانات تھے؟ بنیادی بات یہ ہے کہ وہ اہم مذاہب جنھوں نے اپنی عبادات اور تعلیمات کے ذریعہ نئی اصطلاحات اور تصورات متعارف کروائے ان کے علاقائی پھیلاؤ کا علم بھی ضروری ہے اس کے متعلق نتائج کو بھی ایک نقشہ کی صورت میں پیش کیا جائے۔(21)

(19) " Glossarium Coranicum", Coranica

(20)" Glossarium Coranicum", Coranica

(21) " Glossarium Coranicum", Coranica

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 8, No. 1 || January –June 2022 || P. 12-39
https://doi.org/10.29370/siarj/issue14urduar2

1.3.2.4 قرآنیکا دستاویزات:

جیسا کہ اس منصوبہ کے اغراض و مقاصد کے ذیل میں ذکر کیا تھا کہ قرآنیکا منصوبہ کا اولین مقصد قرآنِ حکیم کے قدیم مخطوطات کی فہرست بنا کر انھیں منظم انداز سے ترتیب دینا تھا۔اسی ضمن میں منصوبہ کے منتظمین نے اپنی دریافتوں کو دستاویزی شکل دینے کیلئے اس منصوبہ کے ایک جزو کو Documenta Coranica یعنی "قرآن کے متعلق دستاویزات" کا نام دیا تھا۔ جس کے تحت ہالینڈ کے اشاعتی ادارے Brill کے ذریعے قدیم مخطوطاتِ قرآنی کی عکسی نقول بمع انتقالِ حرفی پر مبنی متن اور مخطوطات و تحاریرِ قدیمہ کے متعلق علم پر مبنی معلومات شائع کرنی تھیں۔اس مقصد کیلئے صرف ان مخطوطات کو قابلِ توجہ سمجھا گیا جو اموی عہد تک اور خطِ حجازی میں لکھے گئے تھے۔اس انتظام کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ 1924ء میں قاہرہ سے شائع شدہ مصحف جو کہ گیارھویں اور بارھویں صدی عیسوی کے اندلسی خط میں لکھا گیا تھا اس کو معیار بنا کر متن اور املا میں وارد ہونے والے متغیرات کی نشاندہی کی جا سکے۔[22]

مذکورہ دستاویزی انتظام میں خصوصی توجہ اس امر پر رہی کہ علم المخطوطات اور علمِ تحاریرِ قدیمہ کے تمام وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے قرآن کے ان قدیم مخطوطات کے نہ صرف عہد کا تعین کیا جائے بلکہ جہاں مناسب ہو اس فن یعنی کتابتِ قرآن کی تاریخ کو بھی بیان کیا جائے۔ مخطوطات کے عہد کا تعین کرنے کیلئے جدید سائنسی طریقہ ریڈیو کاربن ڈیٹنگ کو بھی استعمال کرنا مقصود تھا اور اسی طریقہ کے تحت صنعاء کے تین قدیم ترین مخطوطات بشمول

"طرس" (لکھائی کی ایسی تختی جس پر ایک تحریر مٹا کر دوسری لکھی جا سکے) کے عہد کا تعین کیا جا چکا ہے۔اس مشق سے جو نتائج مطلوب تھے ان میں متنِ قرآنی، رسم الخط، وضع قطع، تقسیمِ متن اور لکھائی کے مواد کی تاریخ کا ایک عمومی خاکہ بنانا شامل تھے۔اس کام کو مزید بہتر شکل دینے کیلئے یہ انتظام بھی کیا گیا تھا کہ معلوم عہد کے ایسے قدیم ترین مآخذ بشمول بردی اوراق، حجری کندہ کاریاں، سکے، آرائشی اشیاء اور کپڑا وغیرہ جن پر قرآنی عبارت درج تھیں ان کی ایک منظم فہرست بھی مہیا کی جائے اور اس انتظام کا مقصد یہ تھا کہ متنِ قرآنی کا ایک تنقیدی نسخہ (Critical Edition) تیار کرنے کیلئے ضروری مواد فراہم کیا جائے۔[23]

---

(22) " Documenta Coranica", Coranica

(23) " Documenta Coranica", Coranica

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 8, No. 1 || January –June 2022 || P. 12-39
https://doi.org/10.29370/siarj/issue14urduar2

تحقیقی مطالعہ مطبوعاتِ قرآنیکا(Documenta Coranica)

مطبوعاتِ قرآنیکا (Documenta Coranica)کے تحتBrillنے ابھی تک دو جلدیں شائع کی ہیں جن کا مختصر احوال آئندہ سطور میں بیان کیا جارہا ہے۔

1.3.2.5 جلداول

Codex Amrensis-1

مذکورہ بالا عنوان لا طینی زبان میں ہے جس کا مطلب ہے "مصحفِ عمروؓ (بن العاص)۔ حصہ اول " اور Documenta Coranicaسلسلہ کی یہ پہلی جلد اس مصحف کے پچھتر اوراق کی عکسی نقول پر مشتمل ہے جو کبھی مصر کے شہر الفسطاط کی مسجد عمروؓبن العاص میں رکھا ہوا تھا اور اب اس کے اجزاء روس کے قومی کتب خانہ، فرانس کے قومی کتب خانہ، دوحہ کے فنِ اسلامی کے عجائب گھر اور ناصر خلیلی کے ذخیرۂ فنِ اسلامی کی زینت ہیں۔اس جلد میں اصلی مصحف کی عکسی نقول، تفصیلی تعارف اور مکمل متن بمع حاشیہ شامل ہیں۔اس مخطوطہ کے متعلق اندازہ لگایا گیا ہے کہ یہ آٹھویں صدی عیسوی کے نصف اول یعنی پہلی صدی ہجری کے نصف آخر میں لکھا گیا تھا۔یہ مصحف خطِ حجازی میں لکھا گیا ہے اور اس میں تقریباً 20٪ حروف پر نقاط ہیں جبکہ حرکات مفقود ہیں۔اسکے ہجاء اور آیات کے نمبر آجکل کے قرآنی نسخ سے مختلف ہیں۔(24)

(24) " Codex Amrensis", Brill, accessed July 03, 2021, www.brill.com/view/title/36027

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 8, No. 1 || January –June 2022 || P. 12-39
https://doi.org/10.29370/siarj/issue14urduar2

3Fig. 2.

Codex Amrensis-I کی مدیرہ ڈاکٹر ایلیونور سیلارڈ (Dr. Eleonore Cellard) کی جانب سے جاری کردہ اس مصحف کا اشتہاری پرچہ

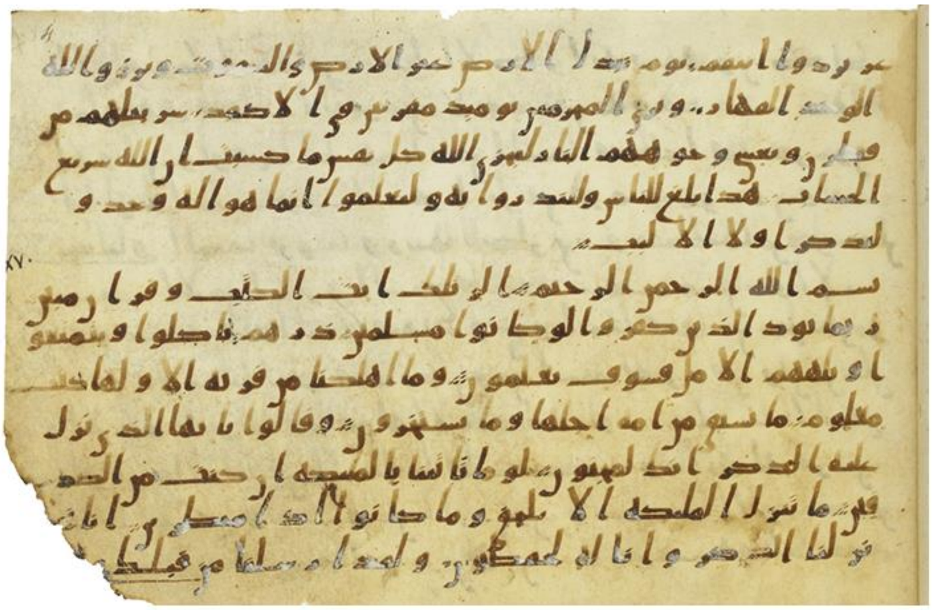

4Fig.2.

Codex Amrensis-I کے صفحہ نمبر 36r (ورق نمبر 36 کا داہنا رخ) کی عکسی نقل جس پر سورہ ابراہیم کی آیات نمبر 48تا52 اور سورہ الحجر کی آیات نمبر 1تا10 رقم ہیں۔اصلی صفحہ اس مصحف کے 6 اوراق پر مشتمل اس جزو میں شامل ہے جو شناختی نمبر 326a کے تحت فرانس کے قومی کتب خانہ پیرس (Bibliotheque Nationale de France, Paris) میں محفوظ ہے۔

1.3.2.6 جلد دوم بعنوان

"Quran Qmotations Preserved on Papyrus documents, 7th – 10th centuries and the Problem of carbon dating early Qurans". (25)

(25) Quran Quotations Preserved on Papyrus Documents, 7th-10th Centuries and the problem of carbon dating early Quran, Brill, Leiden, 2019

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 8, No. 1 || January –June 2022 || P. 12-39
https://doi.org/10.29370/siarj/issue14urduar2

یعنی "ساتویں سے دسویں صدی عیسوی (پہلی سے چوتھی صدی ہجری) کے دوران بردی اوراق پر لکھی دستاویزات میں محفوظ شدہ قرآنی اقتباسات اور اولین قرآنی مخطوطات کے عہد کا بذریعہ کاربن ڈیٹنگ تعین کرنے میں پیش آمدہ مشکلات"

اس جلد کی تدوین اینڈریاس کیپلونی اور مائیکل مارکس نے کی ہے۔2019ء میں شائع شدہ 263 صفحات پر مشتمل ہے اور اس میں مذکورہ بالا عنوان کے دونوں حصوں کی مناسبت سے مختلف مصنفین کے پانچ مضامین شامل کئے گئے ہیں جن کی فہرست اور مضمون وار خلاصہ ذیل میں درج کیا جارہا ہے۔

فہرستِ مضامین جلد دوم

قرآن کا تناظر و تفاعل: منہج پر ابتدائی کلمات VII

از اینڈریاس کیپلونی

تعارف از مائیکل جوزف مارکس 1

ساتویں سے دسویں صدی عیسوی کے دوران بردی اوراق پر لکھے گئے عربی مکتوبات میں قرآنی اقتباسات

از ڈینئل پوٹھیسٹ 42

بردی اوراق پر لکھی گئی قانونی دستاویزات میں قرآنی اقتباسات

از لیونورا سونیگو 86

عربی میں لکھے بردی تعویزوں میں قرآنی اقتباسات

از ارسلا بسیس 112

اولین اسلامی دستاویزات کے عہد کا تعین بذریعہ ریڈیو کاربن ڈیٹنگ: پس منظر اور امکانات

ایوا مائرہ یوسف گروب 139

قرآنی مخطوطات کی ریڈیو کاربن ڈیٹنگ

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 8, No. 1 || January –June 2022 || P. 12-39
https://doi.org/10.29370/siarj/issue14urduar2

اولیں قرآنی مخطوطات کی تدوین

قرآنیکا منصوبہ کا پہلا مقصد قرآن کے قدیم ترین مخطوطات کو منظم انداز میں ترتیب دے کر یکجا کرتے ہوئے متنِ قرآنی کی تاریخ میں معاونت کرنا ہے۔ اس کام کو سر انجام دینے کیلئے قرآنیکا کا جزو Documenta Coranica قائم کیا گیا تاکہ قدیم مصاحف کے ٹکڑوں کے ساتھ ساتھ ان کا تفصیلی انتقالِ حرفی متن بھی شائع کیا جائے۔ اس سلسلہ میں Codex Amrensis-I یعنی "مصحفِ عمروؓ(بن العاص)۔حصہ اول" کے نام سے پہلی جلد 2018ء میں شائع ہوئی جس میں ماضی میں مصر کے شہر الفسطاط کی جامع عمرو بن العاصؓ کے کتب خانہ میں رکھے آٹھویں صدی عیسوی (دوسری صدی ہجری) کے مصحف کے چار متفرق اجزا شامل ہیں۔ صنعا کی مسجد سے برآمد شدہ مصاحف کے تین اجزا پر مشتمل جلدیں بھی مطبوعات کے مذکورہ سلسلہ کے تحت شائع کرنے کا منصوبہ ہے اور ان اجزا میں سے ایک طرس (ایسا مواد جس پر لکھی ایک تحریر مٹا کر اس پر دوسری تحریر لکھی جا سکے) کی شکل میں ہے اور اس کے متعلق خیال ہے کہ یہ اس وقت دستیاب قدیم ترین قرآنی مخطوطہ ہے۔[26]

قدیم قرآنی مخطوطات کو شائع کرنے کا کام 1990ء کی دہائی میں سر جیو نوبانو سیڈا اور فرانسوا ڈیووش نے اَمری منصوبہ کے تحت اپنے ذمہ لیا تھا۔ دو جلدیں شائع کی گئی تھیں جن میں عکسی نقول کے ساتھ ساتھ عربی متن کو بیان کرنے کیلئے منقوط متن پر مبنی انتقالِ حرفی متن بھی تھا۔ قدیم قرآنی مخطوطات کو قابلِ رسائی بنانے کا یہ تصور Documenta Coranica بھی اپنا رہا ہے لیکن ترمیم شدہ انداز میں۔ اپنی ضروریات اور ترجیحات کے مطابق ڈھالتے ہوئے تاکہ قابلِ اشاعت متن کو زیادہ درست انداز سے پیش کیا جا سکے۔[27]

اَمری منصوبہ کی اگلی لیکن منہجی اعتبار سے برتر کڑی کے طور پر Documenta Coranica سلسلہ کسی بھی مخطوطہ کی تمام تر نقول کا انتقالِ حرفی متن مہیا کرنے کا اہتمام کر رہا ہے۔ یہ انتقالِ حرفی یا عربی متن آٹھ رنگوں پر مشتمل ایک ایسے انتظام کا سہارا لے گا جس کے ذریعہ نشاندہی ہو سکے گی کہ (ا) متن کس حد تک قابلِ مطالعہ ہے

(26)Ibid, P.3
(27) Ibid, PP.3-4

(ب) قاہرہ سے 1924ء میں شائع شدہ نسخہ کے ساتھ قدیم مخطوطات کے متن کے کیااختلافات ہیں (ج) طرس کی مٹائی گئی زیریں لکھائی میں کیا تبدیلیاں کی گئیں۔[28]

ماہرین منصوبہ کا خلاصۂ تحقیق

ساتویں سے دسویں صدی عیسوی یعنی پہلی سے تیسری صدی ہجری کے دوران لکھے گئے عربی مکتوبات میں قرآنی اقتباسات کے مختلف پہلوؤں پر منصوبہ کے محققین نے جو آراء ظاہر کی ہیں اور نتائج اخذ کیئے ہیں انکا خلاصہ یہ ہے:

- "بسم الله" اور "الشہادۃ" تقریباً ہر خط کے افتتاحیہ کا حصہ ہیں لیکن کاتبین کا ان کلمات کو قرآنی عبارات سمجھنا یقینی امر نہیں کیونکہ مذکورہ کلمات اسلامی مذہبی زندگی میں بے تحاشہ استعمال ہوتے تھے۔
- مکتوبات میں جو براہِ راست قرآنی اقتباسات یا قرآنی عبارات سے مماثل کلمات نظر آتے ہیں وہ زیادہ تر قرآنی حوالہ جات سے عاری ہیں۔ حوالہ جات کی تعداد معدود ہے۔
- اولیں مکتوبات میں سب سے زیادہ کثرت سے استعمال ہونے والی قرآنی عبارت تسمیہ یعنی "بسم الله" ہے۔ اس کی مختصر یا ترمیم شدہ شکل عیسائی خطوط میں بھی نظر آتی ہے۔ گمان غالب ہے کہ اس کا استعمال بطور ضابطہ خط نویسی زمانہ جاہلیت میں شروع ہوا ہوگا۔
- مکتوبات میں قرآنی عبارات کے انتہائی کم استعمال سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ روزمرہ زندگی میں قرآن کی کوئی خاص اہمیت نہیں تھی اور ان مکتوبات سے متعلق مصری دیہاتی آبادی میں مسلم شناخت قرآن کے ذریعہ نہیں بلکہ روزمرہ مذہبی معاملات و عبادات میں مستعمل کلمات مثلاً تسمیہ، حمد و ثنا اور دعائیہ کلمات کے ذریعہ قائم ہوئی تھی۔

تجزیہ از مقالہ نگار

"بسم الله" اور "الشہادۃ" کے بکثرت استعمال کو قرآنی عبارات کی بجائے روزمرہ مذہبی زندگی کا اثر اور مسلم شناخت کا ذریعہ قرار دینا محققینِ منصوبہ کے غیر منطقی استدلال کا ایک ادنیٰ نمونہ ہے۔ بنیادی سوال یہ ہے کہ روزمرہ

(28) Ibid, P.5

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 8, No. 1 || January –June 2022 || P. 12-39
https://doi.org/10.29370/siarj/issue14urduar2

زندگی میں ان کلمات کا استعمال کیا کسی غیر از قرآن عامل کا نتیجہ تھا؟ کیا روز مرہ مذہبی معاملات وعبادات کیلئے اس مسلم معاشرے کے پاس قرآن کے علاوہ بھی کوئی اور ماخذ ورہنما تھا؟ کیا قرآن سے ان عبارات کا تعلق ثابت کرنے کیلئے ضروری ہے کہ ان کلمات کو لکھنے یا بولنے والا ہر شخص ان کلمات کے صحیح صحیح قرآنی حوالہ سے واقف ہو اور ہمیشہ ان کلمات کے ساتھ قرآنی حوالہ بھی درج کرے؟ کیا ایسا عمومی ماحول جس میں مذکورہ قرآنی کلمات روز مرہ زندگی کا حصے تھے قرآن کے اثرات کا ثبوت قرار نہیں دیا جا سکتا؟

محققینِ منصوبہ کے اس طرزِ استدلال سے تو یہ گماں ہوتا ہے کہ وہ پہلے سے طے شدہ اس نظریے کو تقویت دے رہے ہیں کہ اولیں اسلامی معاشرہ کی تشکیل میں قرآن ایک غیر متعلق عامل تھا۔ گویا سائنسی طریقہ کار سے قرآن کا اسی عہد کی کتاب ثابت ہونا جس کا مسلمان دعوی کرتے ہیں مستشرقین کی تشفی کیلئے کافی نہیں بلکہ انھوں نے مختلف انداز سے تشکیک کو ہوا دینے کی کوشش کی ہے اور جان وانسبرو کی زیرِ قیادت ترمیم پسند مستشرقین کے اس نظریہ کی بالواسطہ تقویت کا باعث بنے ہیں کہ قرآن دراصل پہلی اور دوسری صدی ہجری میں مسلم فکر وفلسفہ کے ارتقا کا نتیجہ ہے جسے متاخرین نے عہدِ نبوی سے منسوب کردیا۔

- مکتوبات میں قرآنی عبارات کے حوالہ جات کا معدوم ہونا محققینِ منصوبہ کے نزدیک ایک اچنبھا ہے۔ ایک ذی فہم اور صحیح الدماغ شخص کیلئے درحقیقت یہ اچنبھا ہی ایک اچنبھا ہے۔ جب مذکورہ محققین نے خود ہی تحقیق شدہ خطوط کو تین انواع یعنی نجی امور، کاروباری امور اور سرکاری امور سے متعلق قرار دیا ہے تو پھر ان خطوط میں قرآنی عبارات کے حوالہ جات کی توقع چہ معنی؟ اگر یہ خطوط مناظراتی، دعوتی یا علمی وتحقیقی

نوعیت کے ہوں تو حوالہ جات ایک لازمی تقاضہ قرار پاتے ہیں لیکن مذکورہ انواع کے خطوط میں حوالہ جات کی کوئی ضرورت نہیں۔ مزید برآں مذکورہ خطوط کے مکتوب الیہ بھی زیادہ تر مسلم ہی ہیں اور ان خطوط میں درج قرآنی کلمات زیادہ تر وہ ہیں جو مسلم معاشرے کی روز مرہ زندگی میں بکثرت استعمال ہوتے تھے اور ہوتے ہیں مثلاً "سبحان الله" "فتوکل علی الله" ، انه (الله) علی کل شی قدیر"، "انا لله وانا لیه راجعون"، وغیرہ تو پھر ان کے حوالہ جات کی ضرورت محسو نہیں ہونی چاہیئے۔ جب ایک عام انگریز اپنی تحریر میں ولیم شیکسپئیر (William Shakespeare) کے وضع کردہ محاورے جو کہ اب انگریزی معاشرے میں مقبول ہو چکے ہیں مثلاً Love is blind (محبت اندھی ہوتی ہے)، Break the ice

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 8, No. 1 || January –June 2022 || P. 12-39
https://doi.org/10.29370/siarj/issue14urduar2

(آغاز کرنا، حجاب توڑنا)اورWild-goose chase(غلط العام روش)وغیرہ استعمال کرے گا تو کیا وہ اس محاورے کا حوالہ یعنی متعلقہ ڈرامے کا نام درج کرے گا یا اس سے ایسا تقاضہ کرنا منطقی طور پر درست ہو گا؟

ایک اور نتیجہ جو محققینِ منصوبہ نے اخذ کیا ہے وہ"بسم الله الرحمن الرحيم"کا زمانۂ جاہلیت سے ہی مکتوبات کے افتتاحیہ کا حصہ ہونا ہے اور اس کی بنیاد ان کے نزدیک اس کلمہ کا عرب معاشرے میں بکثرت استعمال حتیٰ کہ عرب عیسائیوں کے مکتوبات میں بھی اس کی مختصر یا ترمیم شدہ شکل کا پایا جانا ہے۔ یہ نتیجہ تاریخِ اسلام و تاریخِ عرب سے لاعلمی کا نتیجہ اور اپنے مضمرات کے لحاظ سے گمراہ کن ہے۔ اسلامی کتبِ سیر اور کتبِ احادیث میں یہ واقعہ تواتر سے درج ہے کہ صلحِ حدیبیہ کے موقع پر جب رسولِ اکرمؐ نے معاہدۂ صلح کا آغاز"بسم الله الرحمن الر حيم"سے کروایا تو مشرکینِ مکہ کے نمائندے سہیل بن عمرو نے کہا کہ ہم نہیں جانتے کہ رحمٰن کیا ہے؟ اور اس نے"باسمک اللهم"لکھنے پر اصرار کیا جو قبول کر لیا گیا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ"بسم الله الرحمن الرحيم"دورِ جاہلیت کے عرب معاشرے کا معروف کلمہ نہیں تھا بلکہ اسلامی الاصل ہے۔ محققینِ منصوبہ کا مذکورہ نتیجہ اس لحاظ سے گمراہ کن ہے کہ اس کے ذریعہ وہ مستشرقین کے عام نظریہ کہ اسلام دراصل اپنے ماحول یعنی یہودی و عیسائی مذہبی تعلیمات اور جاہلی عرب روایات کے زیرِ اثر پروان چڑھنے والا مذہب ہے کو بالواسطہ تقویت پہنچانے کا باعث بن رہے ہیں۔

کاتبینِ عرب کے پاس اپنے تحریری معاملات میں ایسے مواقع کم ہی آتے تھے کہ انھیں قرآنی اقتباسات کی ضرورت پڑے۔ ظہورِ اسلام سے قبل قانونی عبارات اکثر اوقات محاوروں کے رنگ میں رنگی ہوتی تھیں لیکن بعد ازاں اس کا تعلق قرآن کے ساتھ جوڑ دیا گیا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ قرآن کے تعارف اور روزمرہ زندگی میں اس کی موجودگی میں بہتری آتی گئی۔

قانونی دستاویزات میں قرآنی اقتباسات کی کمیابی کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ قرآن میں تفصیلی قانونی ہدایات کم ہی ملتی ہیں۔ واحد استثنائی معاملہ طلاق کا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ طلاق کے کاغذات کے آداب و قواعد قرآنی ہدایات کا براہِ راست اثر لئے نظر آتے ہیں۔ نکاح ناموں کو اس سلسلہ میں خاص حیثیت حاصل ہے کیونکہ اکثر معاشرے شادی کا مذہب اور روایت کے ساتھ مضبوط تعلق جوڑنے پر زور دیتے ہیں۔ مسلم وثیقہ نویسوں نے نکاح ناموں میں قرآنی

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 8, No. 1 || January –June 2022 || P. 12-39
https://doi.org/10.29370/siarj/issue14urduar2

اقتباسات ضرور نقل کئے ہیں۔ لیکن وہ طلاق سے متعلق آیات سے اخذ شدہ ہیں۔ (29)

لائیڈن اور توبنجن کی انتظامیہ کی طرف سے جو اعلامیے اخبارات کو جاری کئے گئے ان کے ردِ عمل کے طور پر متعلقہ علاقائی حتیٰ کہ قومی سطح کے ٹیلی وژن چینلوں نے اس خبر کو نشر کیا اور پھر حالاتِ حاضرہ کے پروگراموں میں بھی اس موضوع پر بات کی گئی۔ اس کے علاوہ عربی، فارسی، روسی اور ترکی زبان کے اخبارات اور ٹی وی پر بھی اس واقعہ کو بہت پذیرائی ملی۔ مذکورہ سائنسی تجزیہ کے مطابق ان تمام مخطوطات کا عہد اس سے قدیم تر تھا جو قبل ازیں علمِ تحاریرِ قدیمہ کے ماہرین نے طے کیا تھا۔

اس کے علاوہ قرآنیکا منصوبہ کے منتظمین نے برطانیہ کی برمنگھم یونیورسٹی سے بھی 2013ء میں درخواست کی تھی کہ اس کے کتب خانہ میں موجود قدیم مخطوطہ کے ٹکڑے کی ریڈیو کاربن کے ذریعہ پیائش کی اجازت دی جائے۔ بالآخر اس ٹکڑے کے نمونے برطانیہ ہی کی آکسفورڈ یونیورسٹی سے ریڈیو کاربن کے ذریعہ تجزیہ کئے گئے اور اس تجزیہ کے مطابق یہ ٹکڑا 568ء سے 645ء کے درمیان کے زمانے کا تھا۔ اس طرح سے برمنگھم یونیورسٹی میں محفوظ یہ مخطوطہ M1572a اب تک کے دریافت شدہ مخطوطات میں سے قدیم ترین ثابت ہوا اگرچہ ریڈیو کاربن کے ذریعہ حتمی طور پر جسم کا درست سال طے کرنا ممکن نہیں۔ برمنگھم یونیورسٹی نے اس نتیجہ کے متعلق اخباری اعلامیہ انتہائی پیش وارانہ انداز میں جاری کیا جس کے بعد "برمنگھم قرآن" کی دریافت کی صدائے بازگشت عالمی ذرائع ابلاغ میں بھی سنائی دی۔

جرمنی کے شہر فرینکفرٹ کے "ادارہ برائے اسلامی علم الکلام" کے زیر اہتمام ستمبر 2014ء میں منعقدہ ایک کانفرنس میں اس مضمون کے مصنفین (مائیکل مارکس اور ٹوبیس جوکم) نے قرآن کی متنی تاریخ طے کرنے کیلئے مادی شواہد کی اہمیت کے موضوع پر ایک مقالہ پیش کیا اس پر بحث کے دوران نمایاں اہمیت اس امر کو حاصل رہی کہ مادی ثبوت یعنی ریڈیو کاربن پیائش کے ذریعہ ظہورِ قرآن کے متعلق وانسبرو اور اس کے ہمنواؤں کی طرف سے پیش کردہ متبادل اور جوابی نظریہ (کہ قرآن آٹھویں صدی عیسوی یا دوسری صدی ہجری میں وجود میں آیا) مکمل طور پر رد ہو چکا تھا۔ جوش و ولولہ، جذباتیت اور رومانویت کے ہاتھوں کسی بھی شخص کو اس غلط فہی کا شکار نہیں ہونا چاہیے کہ مذکورہ پیائش نے

(29) Ibid, P.107

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 8, No. 1 || January –June 2022 || P. 12-39
https://doi.org/10.29370/siarj/issue14urduar2

قرآن کی متنی تاریخ کے متعلق ہر قسم کی بحث کا خاتمہ کر دیا ہے اگرچہ ان پیمائشوں نے اس نظریے کی بنیادیں ہلا دی ہیں کہ اسلام کا ظہور آٹھویں صدی، عیسوی میں ہوا تھا۔ غالباً یہ امر زیادہ اہم ہے کہ مذکورہ پیمائشیں قرآن کی متنی تاریخ پر تحقیق کیلئے نئی دریافتیں مہیا کریں گی اگرچہ ^{14}C پیمائشوں کے ذریعہ زمانی تعین کے محدودات بھی ہمیشہ ذہن نشین رہنے چاہیئں۔[30]

مخطوطات کی زمانی درجہ بندی کے حوالے سے قرآنیکا منصوبہ نے اپنے طریقہ کار کی بنیاد اس نظام پر رکھی ہے جو فرانسو اڈیوش نے فرانسیسی کتب خانہ میں محفوظ شدہ ٹکڑوں کی درجہ بندی کیلئے تشکیل دیا تھا۔

چونکہ قدیم قرآنی مخطوطات کے عہد کا کامل درستی سے تعین کرنا نہ تو علمِ تحاریرِ قدیمہ کے ذریعہ ممکن ہے اور نہ ہی ریڈیو کاربن کے ذریعہ لہذا کچھ اضافی پہلوؤں پر توجہ دینے کی بھی ضرورت ہے مثلاً املا اور ہجے، خطاطی اور آرائشی علامات وغیرہ۔ کسی مخطوطے کی املا سے اس کے عہد کا اندازہ ہو جاتا ہے۔ مذکورہ بالا تینوں قدیم مخطوطات کی فرسودہ اور قدیم املا ان مخطوطات کی قدامت کی ایک نشانی ہے۔ ذیل میں دیئے گئے عکسی جدول سے قدیم مخطوطات میں فرسودہ املا کے استعمال پر بخوبی روشنی پڑتی ہے[31]۔

(30) Ibid, PP.189-190

(31) Ibid, PP.207-208

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 8, No. 1 || January –June 2022 || P. 12-39
https://doi.org/10.29370/siarj/issue14urduar2

Fig.2.24

اس جدول میں چار مختلف مخطوطات میں مختلف الفاظ کے ہجوں میں فرق دکھایا گیا ہے۔ان میں سے قدیم ترین مخطوطہ ms.or.fol.4313 ہے جس کے عہد کا تخمینہ ریڈیو کاربن طریقہ کار کے ذریعہ 606ء تا 652ء (س 8 قبل از نبوت تا 26ھ) لگایا گیا ہے۔اس سے جدید تر مخطوطہ Ma VI 165 ہے جس کے عہد کا تخمینہ 649ء تا 675ء (23ھ تا 50ھ) لگایا گیا ہے۔ پھر مخطوطات Cod.or.14545 b/c ہیں جن کا عہد 652ء تا 763ء (26ھ تا 139ھ) متعین ہوا ہے اور جدید ترین مخطوطہ We.II 1913 ہے جس کے عہد کا تخمینہ 662ء تا 785ء (37ھ تا 141ھ) لگایا گیا ہے۔

اس جدول سے ظاہر ہوتا ہے کہ قدیم ترین مخطوطات اور نسبتاً جدید تر مخطوطات میں مندرجہ ذیل چھ الفاظ کے ہجوں میں نمایاں فرق ہے۔

"قَالَ" یہ لفظ قدیم مخطوطہ میں "ا" کے بغیر لکھا ہوا ہے یعنی " قل "

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 8, No. 1 || January –June 2022 || P. 12-39
https://doi.org/10.29370/siarj/issue14urduar2

جنّٰت: یہ لفظ قدیم مخطوطہ میں "ا" کے ساتھ لکھا گیا ہے یعنی "جنات"

داؤد: یہ لفظ قدیم مخطوطہ میں "دواد" لکھا ہوا ہے۔

شے: یہ لفظ قدیم مخطوطہ میں "شای" ہے۔

قرآن: یہ لفظ قدیم مخطوطہ میں "ا" کے بغیر لکھا ہوا ہے یعنی "قرن"

ذو: یہ لفظ قدیم مخطوطات میں کبھی "ذو" کی شکل میں نظر آتا ہے اور کبھی "ذا"[32]

خلاصہ بحث:

مجموعی طور پر ریڈیو کاربن طریقہ کار نے ان مخطوطات بالخصوص خطِ حجازی میں لکھے گئے مخطوطات کے عہد کی تصدیق کی جو اس سے قبل علمِ تحاریرِ قدیمہ کے ذریعہ متعین کیا گیا تھا۔ چاروں قدیم ترین مخطوطات کے متعلق مشاہدات کا خلاصہ ذیل میں درج کیا جارہا ہے:

(ا) توبنجن مخطوطہ نمبر MaVI 165 خطِ کُوفی میں لکھا گیا ہے ریڈیو کاربن طریقہ کار کے ذریعہ اس کا عہد ساتویں صدی عیسوی طے ہوا اگرچہ علمِ تحاریرِ قدیمہ نے اس کا عہد آٹھویں صدی عیسوی گمان کیا تھا۔ روشنائی کی نچلی تہہ پر اسی سے ملتی جلتی روشنائی سے کئے گئے اضافے اور ترمیمات واضح طور پر دیکھے جا سکتے ہیں (لفظ "قرآن" ابتداً "قرن" لکھا ہوا تھا جس میں بعد میں "ا" کا اضافہ کیا گیا)۔ مزید برآں اس مخطوطہ میں فرسودہ ہجے اور قرات کے اختلافات نظر آرہے ہیں جو بعد کے تفسیری ادب میں نہیں ملتے۔

(ب)۔ برلن مخطوطہ نمبر ms.or.fol.4313 کا عہد علمِ تحاریرِ قدیمہ کے ذریعہ متعین کرنا مشکل تھا۔ اس میں خطِ حجازی سے مشابہت نظر آتی ہے۔ اس کی املا اور ریڈیو کاربن طریقہ کار نے اس مخطوطہ کو محفوظ شدہ قدیم ترین متنی شواہد میں سے ایک قرار دیا۔

(ج)۔ لائیڈن مخطوطہ نمبر Cod.or.14.545 b/c کے ٹکڑے جنھیں تحاریرِ قدیمہ کے ماہرین نے خطِ کوفی کی قسم Bla میں شمار کیا ان کا عہد ریڈیو کاربن کے ذریعے ساتویں صدی عیسوی قرار پایا اگرچہ اس کی املا میں

(32) Ibid, P.208

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 8, No. 1 || January –June 2022 || P. 12-39
https://doi.org/10.29370/siarj/issue14urduar2

چند ایک ہی فرسودہ ہجے نظر آتے ہیں۔ان ٹکڑوں کے معاملہ میں ریڈیو کاربن تجزیہ کے نتائج اور علم تحاریر قدیمہ کی رائے میں کوئی مطابقت نہیں ہے کیونکہ ساتویں صدی عیسوی میں خط کُوفی نہیں خطِ حجازی رائج ہونا چاہیے۔

(د)۔ برلن مخطوطہ نمبر 1913 We11 کے 210 اوراق ہیں جن پر قرآنی متن کا تقریبا 85٪ حصہ محفوظ ہے اس طرح سے کثیر ترین متن کے حامل قرآنی مخطوطات میں سے یہ قدیم ترین مخطوطہ ہے۔اس کی املا میں فرسودہ ہجے پائے جاتے ہیں مثلا "داؤد" کو "دواد" لکھا گیا ہے۔

یہ ریڈیو کاربن طریقہ کار ہی ہے جس نے توبنجن اور لائیڈن کے مخطوطات کو ساتویں اور اوائل آٹھویں صدی عیسوی سے متعلق قرار دیا و گرنہ دوسرے ذرائع سے انکا زمانہ آٹھویں صدی عیسوی ہی قرار پاتا۔اسی طرح برلن مخطوطہ نمبر ms.or.fol.4313 کا عہد ساتویں صدی عیسوی ریڈیو کاربن کے ذریعہ ہی ممکن ہوا و گرنہ اس کی املا اور ہجوں سے یہ نتیجہ برآمد نہ ہوتا۔[33]

سائنسی طریقہ برائے زمانی تعین کی روشنی میں قرآنی مخطوطات ابتدائی ماخذ کا ایک وسیع ذخیرہ قرار پاتے ہیں جو اپنی طبعی شکل میں بطور مصحف تفسیری ادب سے دو یا تین صدیاں قبل کے زمانے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کے ذریعے متنِ قرآنی کی تاریخی افزائش کا زیادہ درست انداز میں علم ہو سکے گا۔کافی حد تک متاثر کن تعداد میں متنی شواہد کی وجہ سے قرآن کو ایک تاریخی طور پر دستاویزی متن سمجھا جاتا ہے کیونکہ نیلامیوں میں فروخت ہوئے صفحات اور صنعا کے تاحال نامعلوم ذخائرِ مخطوطات کے علاوہ بھی یورپی مجموعوں میں مخطوطات کے تقریبا 2000 اوراق یعنی 4000 صفحات موجود ہیں۔ ہمیں معلوم ہے کہ اسلامی علما و فضلاء کی اولین نسلیں کتابت کرتی تھیں لیکن انھوں نے اپنی تحریروں کو شائع نہیں کیا بلکہ اپنے مسودات کو اپنے شاگردوں کے حوالے کر دیتے تھے۔آٹھویں صدی عیسوی کے وسط تک علم کی منتقلی بظاہر زبانی ہی ہوتی تھی جو استاد سے شاگرد تک واقع ہوئی۔اولین قرآنی مخطوطات کی موجودگی اس بات کی غماز ہے کہ متنِ قرآنی کی تحریری شکل نے اہم کردار ادا کیا اور تحریری متن بے شمار مصاحف میں موجود تھا۔ (34)

(33) Ibid, P.211
(34) Ibid, P.212

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 8, No. 1 || January –June 2022 || P. 12-39
https://doi.org/10.29370/siarj/issue14urduar2

مادی شواہد کی وسعت سے یہ امکان پیدا ہو گیا ہے کہ قرآن کی متنی تاریخ میں ماضی کے اس حصے تک پہنچا جائے جہاں تک تاحال رسائی ممکن نہ تھی۔ تاہم ریڈیو کاربن تجزیہ کے نتائج کی ذرائع ابلاغ میں پُر جوش تشہیر قابلِ فہم ہے کیونکہ مذہبِ اسلام اور قرآن کو ابھی تک تاریخی طور پر متنازعہ سمجھا جاتا ہے۔ یہ امر کہ قدیم ترین مخطوطات میں سے بعض کی جانچ سے متعدد نئے سوالات پیدا ہوتے ہیں جن میں سے کچھ اس سے متعلق ہیں کہ جدید طبع شدہ نسخہ جات میں املا اور ہجا کے متداول انداز کی تاریخی حقیقت کیا ہے اس امر سے مزید نئے سوالات کھڑے ہوں گے۔ مثال کے طور پر قدیم مخطوطات کے ذخیرہ کی بنیاد پر یہ سوال کیا جا سکتا ہے کہ متعدد جدید قرآنی نسخہ جات ابھی تک قدیم مخطوطات کے اس احوال پر کیوں انحصار کرتے ہیں جو اندلسی عالم الدانی اور اسکے شاگرد ابنِ نجاہ نے بیان کیا تھا۔ کیونکہ ان دونوں کے بیان کردہ متعدد پہلو آج دستیاب قدیم مخطوطات میں کم ہی پائے جاتے ہیں اور ان مخطوطات کی رسم اور ہجے جن کے متعلق یہ سمجھا جاتا ہے کہ یہ عہد عثمانیؓ سے چلے آ رہے ہیں ان کو دوبارہ پرکھنے کی ضرورت ہے۔[35]

چودہ قرآنی مخطوطات کے ریڈیو کاربن تجزیہ کے نتائج سے مخطوطہ کے عہد اور اس کے رسم الخط کے درمیان باہمی تعلق کی نشاندہی ہوتی ہے۔ قدیم ترین مخطوطات میں خط حجازی، اس کے بعد خطِ کُوفی نظر آتا ہے اور درمیان میں ایک ایسا عرصہ ہے جب دونوں اسلوب ملے ہوئے نظر آتے ہیں۔ صنعا کے دار المخطوطات کا مخطوطہ نمبر DAM01-27 جو کہ طرس کی شکل میں ہے اس کی نیچے والی تحریر میں آج کے رائج متن سے کافی انحرافات نظر آتے ہیں۔ لائیڈن کے ٹکڑے جن میں سے دو خطِ کُوفی اور ایک خطِ حجازی میں ہے ان میں آج کے رائج متن کے مقابلہ میں ہجے اور قرآت کے اختلافات کافی کم ہیں خطِ کُوفی میں لکھے مخطوطے 1913 We 11 اور MaVI 165 خط حجازی میں لکھے مخطوطہ ms.or.fol.4313 میں زیادہ شاذ اور عجیب ہجے نظر آتے ہیں جس سے ان مخطوطات کی قدامت کا پتہ چلتا ہے۔[36]

اگر ہم ریڈیو کاربن تجزیہ سے طے شدہ زمانے تسلیم کر لیں تو مختلف ہجے مختلف رفتار سے ترقی کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ یقیناً ابھی تک ہمارا علم اس بارے میں ناقص ہے کہ مذکورہ مخطوطات کون سے علاقے میں لکھے گئے۔ جن پہلوؤں کی ہم بات کر رہے ہیں وہ تلفظ اور ہجے کے علاقائی اختلافات اور رواج کا نتیجہ ہو سکتے ہیں۔

---

(35) Ibid, P.214

(36) Ibid, P.214

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 8, No. 1 || January –June 2022 || P. 12-39
https://doi.org/10.29370/siarj/issue14urduar2

ذیل کے جدول میں ریڈیو کاربن تجزیہ کئے ہوئے چودہ مخطوطات کے نتائج کا خلاصہ پیش کیا جارہا ہے۔

TABLE 6.2 Fourteen carbon-dated manuscripts, listed according to the calculated time span in increasing chronological order

No.	Collection	Manuscript	Radioactive carbon age in BP (= years before 1950)	Time span to which the carbon was dated in CE	Script (Déroche 1983)
1	Birmingham* (Oxford laboratory)	1572a	[1456, 21], fol. 1 or fol. 7	568–645	*ḥiǧazi* I
2	Sanaa	DAM 01-27.1	1440, 16 (fol. 2), 1404, 16 (fol. 11), 1439, 16 (fol. 13)	606–649	*ḥiǧazi* I
3	Berlin	ms. or. fol. 4313	1422, 19 (fol. 2) 1424, 19 (fol. 5)	606–652	*ḥiǧazi* II
4	Sanaa	DAM 01-29.1	1378, 16 (fol. 7/8) 1400, 16 (fol. 13)	633–665	*ḥiǧazi* I
5	Tübingen	Ma VI 165	1357, 24 (fol. 23), 1388, 24 (fol. 28), 1319, 24 (fol. 37)	649–675	*kufi* B Ia
6	Leiden	Cod. or. 14.545a	1335, 24 (fol. 4) 1322, 24 (fol. 2/3)	652–763	*kufi* B Ib
7	Leiden	Cod. or. 14.545b Cod. or. 14.545c	1327, 24 (fol. 1) 1331, 24 (fol. 1)	652–763	*kufi* B Ia
8	Leiden	Or. 8264 (papyrus)	1324, 24	653–766	close to *kufi* B II
9	Berlin	We. II 1913	1300, 27 (fol. 21), 1313, 19 (fol. 104), 1305, 19 (fol. 151)	662–765	*kufi* B Ia
10	Berlin	We. II 1919	1288, 19 (fol. 13)	670–769	*kufi* C III
11	Leiden	Or. 6814	1247, 24 (fol. 6) 1256, 24 (fol. 28)	680–798	*kufi* B II
12	Stuttgart	Sig. isl. 18	1233, 21 (fol. 1)	690–877	*kufi* B Ib
13	Munich	Cod. arab. 2569	1227, 21 (fragment 1) 1211, 24 (fragment 2)	720–880	*kufi* D IV
14	Munich	Cod. arab. 2817	1210, 21 (fol. 9)	725–886	*kufi* D IV

Fig 2.25

اس جدول کے بائیں طرف سے دوسرے کالم میں اس شہر کا نام درج ہے جہاں یہ خاص مخطوطہ محفوظ ہے۔ تیسرے کالم میں مخطوطہ کا شناختی نمبر، پانچویں کالم میں ریڈیو کاربن طریقہ کار کے ذریعہ متعین شدہ عہد عیسوی تقویم میں جبکہ آخری کالم میں مخطوطہ کا رسم الخط درج کیا گیا ہے۔ چاروں قدیم ترین مخطوطات کا رسم الخط حجازی جبکہ نسبتاً جدید تر 10 مخطوطات کا رسم الخط کوفی ہے۔

کیونکہ ہم یہ سمجھنے میں حق بجانب ہیں کہ ہمارے پاس عربی کی قدیم ترین تصور ہوتی کتاب کے متعلق اولین شواہد کا ایک اہم ذخیرہ موجود ہے لہذا عربی رسم کے ارتقاپر تاریخی تحقیق ایک نئے انداز سے سرانجام پانی چاہیے۔ یہ امر فیصلہ

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 8, No. 1 || January –June 2022 || P. 12-39
https://doi.org/10.29370/siarj/issue14urduar2

کن اہمیت کا حامل محسوس ہوتا ہے کہ بعد کے مآخذ کے بیانیے کے اثرات قبول کئے بغیر ایک جداگانہ تناظر اور طریقہ کار تشکیل دیا جائے۔ جیسا کہ ہم نے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے قرآنی ہجوں اور رسم الخط کے معاملہ میں ہم اس قابل ہو گئے ہیں کہ متنی مآخذ کو ایک مورخ کی نظر سے دیکھ سکیں۔ تاریخ زدہ بردی دستاویزات میں نظر آنے والے ہجوں کے ساتھ موازنہ کرنے سے اس شعبے کے متعلق ایک تاریخی طریقہ کار کو بہتر کیا جا سکتا ہے۔

مذکورہ بالا جملہ تفصیلات اس بات پر شاہد ہیں کہ متن قرآنی سے متعلق مغربی منصوبہ جات میں قرآنیکا (Coranica) ایک اہم دستاویز ہے جو مسلم محققین کو اس طرف متوجہ کر رہی ہے کہ مذہبی متون کی سائنٹیفک ویریفکیشن اور اس کی بنیاد پر ان کی صحت کی جانچ ایک مسلمہ حقیقت بن چکی ہے۔ نیز ان قرآنی دستاویزات میں جہاں جہاں مغربی محقیقن تسامحات کا شکار ہوئے ہیں انہیں اجاگر کرنا اور اس کی تصحیح کرنا وقت کی ضرورت ہے۔

خلاصہ بحث:

- یہ امر فیصلہ کن اہمیت کا حامل محسوس ہوتا ہے کہ بعد کے مآخذ کے بیانیے کے اثرات قبول کئے بغیر ایک جداگانہ تناظر اور طریقہ کار تشکیل دیا جائے۔ جیسا کہ ہم نے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے قرآنی ہجوں اور رسم الخط کے معاملہ میں ہم اس قابل ہو گئے ہیں کہ متنی مآخذ کو ایک مورخ کی نظر سے دیکھ سکیں۔ تاریخ زدہ بردی دستاویزات میں نظر آنے والے ہجوں کے ساتھ موازنہ کرنے سے اس شعبے کے متعلق ایک تاریخی طریقہ کار کو بہتر کیا جا سکتا ہے۔

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 8, No. 1 || January –June 2022 || P. 12-39
https://doi.org/10.29370/siarj/issue14urduar2

- مذکورہ بالا جملہ تفصیلات اس بات پر شاہد ہیں کہ متن قرآنی سے متعلق مغربی منصوبہ جات میں قرآنیکا (Coranica)ایک اہم دستاویز ہے جو مسلم محققین کو اس طرف متوجہ کر رہی ہے کہ مذہبی متون کی سائنٹیفک ویریفکیشن اور اس کی بنیاد پر ان کی صحت کی جانچ ایک مسلمہ حقیقت بن چکی ہے۔
- مصاحف کی تاریخی اور متنی استنادی تحقیقات میں مسلم ماہرین علم الرسم، علم المصاحف اور آثار قدیمہ کی توجہ اور مہارت کی بنیاد پر قرآنیکا ایسے منصوبوں میں شریک کار ہونا ضروری ہے۔
- قدیم مصاحف قرآنیہ کی کاربن ڈیٹنگ اور آرکیالوجیکل مطالعات میں مسلم محققین کو متخصصین پیدا کرنا ہوں گے تاکہ دنیائے مغرب میں جاری تحقیقات پر مسلم نقطہ نظر بھی منظر عام پر آسکے۔
- نیز ان قرآنی دستاویزات میں جہاں جہاں مغربی محققین تسامحات کا شکار ہوئے ہیں انہیں اجاگر کرنا اور اس کی تصحیح کرنا وقت کی ضرورت ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International (CC BY-NC-SA 4.0)